لیلیٰ عبدی خجستہ

انیسویں صدی کی اردو لغت نویسی میں ''رجسٹر''

۱۔ رجسٹر اور لیبل کی تعریف

اگر ہم کسی بھی لغت کا مطالعہ کریں تو، اس میں کچھ اختصارات (abbreviations) نظر آتے ہیں جن کی وضاحت لغت کے ابتدائی صفحات میں کی جاتی ہے۔ مثلاً: adj (adjective), adv (adverb), v (verb), n (noun)۔ تاہم لغت میں صرف قواعدی حیثیت کے حوالے سے معلومات فراہم نہیں کی جاتیں بلکہ الفاظ کے موقف کے بارے میں بھی قاری کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ چناں چہ اکیسویں صدی کی چیمبرز ڈکشنری نے اپنے مقدمے میں لکھا، ''یہ ایک اچھی لغت کا فرض ہے کہ کسی زبان کے معیاری اور زیرِ معیاری (sub-standard)، معمولی اور عامیانہ کا درمیانی امتیاز واضح کرے۔''[۱]

لسانیات میں ''رجسٹر'' (register) کا لفظ پہلی بار ۱۹۵۶ء میں تھامس برٹریم ریڈ (Thomas Bertram Reid) نے استعمال کیا تھا اور ۱۹۶۰ء میں ماہرینِ لسانیات کے ہاں مستعمل ہوا۔ رجسٹر سے برٹریم ریڈ کی مراد یہ تھی کہ یہ زبان بولنے والوں کے مختلف اسالیب کی وضاحت کرتا ہے۔ یعنی رجسٹر سے زبان بولنے والوں کے تہذیبی اور معاشرتی موقف، جغرافیہ، جنس، عمر وغیرہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دوسرے معنوں میں رجسٹر سے معلوم ہو جاتا ہے کہ (مجموعی طور پر) زبان بولنے والا موقع و محل اور مقتضائے کلام کی مناسبت سے کون سے الفاظ اختیار کرتا ہے؟

اس حوالے سے سب سے پہلے ڈاکٹر مارٹن جوز (Martin Joos) (۱۹۰۷ء۔۱۹۷۷ء) نے

قدم اٹھایا۔ انھوں نے دا فایو کلاکس (The Five Clocks) (۱۹۶۲ء)[۲] میں زبانی اسالیب کو گھڑیال سے تشبیہ دی کیوں کہ زبانی اسلوب انسان کی سوچ اور زبان کی مختلف جہات بتا دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مضمون میں زبانی اسلوب (style) کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں:

i۔ جامد (frozen): ثابت تحریری زبان جس میں عموماً متروک الفاظ ملتے ہیں اور الفاظ و عبارات پُرتصنع ہوتے ہیں۔ مثلاً: بائبل کے اقتباسات۔

ii۔ رسمی (formal): یہ یک طرفہ ہوتی ہے۔ اس طرح کی گفتگو میں وقفہ یا سامع یا مخاطب کی طرف سے الفاظ نہیں ہوتے۔ سنجیدہ اور پُر وقار الفاظ اور ہو بہو تشریح ضروری ہے۔ مثلاً: اجنبی لوگوں کے درمیان گفتگو۔

iii۔ مشاورتی (consultative): دو طرفہ شمولیت۔ معلوماتی پس منظر اس میں لازمی ہے۔ متحرک پس منظر (back-channel behavior) اس میں بہت زیادہ ملتا ہے۔ جیسے: "uh huh", "I see"۔ اس میں وقفہ یا سامع یا مخاطب کی طرف سے جواب جائز ہے۔ مثلاً: استاد اور شاگرد، ڈاکٹر اور بیمار۔

iv۔ بے تکلفانہ (casual): اس میں معلوماتی پس منظر ضروری نہیں ہوتا۔ اس میں سلینگ الفاظ و عبارات بولنے پر کوئی پابندی نہیں۔ وقفے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مثلاً: ٹولیوں اور دوستانہ محفلوں میں۔

v۔ صمیمانہ یا قریبی (intimate): عوامی ہوتی ہے۔ الفاظ و قواعد کی نسبت تلحین (intonation) پُر زور دیا جاتا ہے۔ مخصوص الفاظ و عبارات ملتے ہیں۔ غیر متحرک پیغامات (non-verbal messages) موجود ہیں۔ مثلاً: خاندان کے افراد اور بہت ہی قریبی اور جگری دوستوں کے درمیان بول چال۔

گویا ''رجسٹر'' میں اندراج کی تین خصوصیات بتائی جاتی ہیں: پس منظر (field)، اظہار کا طریقہ (mode) اور اندازِ بیان (tenor)۔ الفاظ کے موقف کے بارے میں ''رجسٹر'' کے علاوہ بعض لغت نویس دوسرے عنوان بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً اسے ''لیبل'' (label) بھی کہتے ہیں۔

ویبسٹرز کی ساتویں نیو کولگیٹ ڈکشنری کے مطابق:
حالت کا لیبل (status lables): ''کسی لفظ کے معمول کا موقف جملے یا موقع ومحل کی بہ نسبت بتانا۔''(۳)

آر.ایچ.ڈی نے ''استعمال'' (usage) کی تعریف میں لکھا: ''یوزیج آداب (manner) ایسی حالت، موقع اور محل کی نشان دہی کرتا ہے جس میں زبان یا شکلِ زبان تحریر یا تقریر میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔''(۴)

ڈکشنری آف لیکزیکوگرافی میں ''یوزیج لیبل'' (usage label) کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ''کسی لفظ یا عبارت کا موضوع یا موقعِ محل کے لحاظ سے زبانی تنوع کی نشان دہی کرنا جو اہلِ زبان کے موقع ومحل کے مطابق الفاظ کے براہِ راست استعمال سے ہی محسوس ہوتا ہے۔ جب کہ غیر اہلِ زبان کو الفاظ کی تشریح اور ان کے محل استعمال کے بارے میں ایک ایسی شفاف اور واضح ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے جو، انھیں آگاہ کرے۔ خاص طور پر ممنوع یا ٹیبو (taboo) الفاظ کے بارے میں۔''(۵)

اردو میں ''رجسٹر'' یا ''لیبل'' کا کوئی ترجمہ نہیں ملتا ہے۔ محمد ذاکر نے اپنے مضمون ''معیاری اردو لغت'' میں اسی معنی کے قریب ''سیاقی معنی'' استعمال کیا ہے:

> ''لفظ کے سیاقی معنی سے مراد یہ ہے کہ وہ لفظ اہلِ زبان اپنی زندگی میں مختلف موقعوں پر کس کس معنی اور انداز میں استعمال کرتے ہیں۔''(۶)

فارسی لغت نویسی میں رجسٹر (یا لیبل) کے حوالے سے فرہنگِ بزرگِ سخن معاصر فارسی کا پہلا لغت ہے جس نے اس باب میں بنیادی قدم رکھا۔ اس لغت نے الفاظ کے ''گرایشاتِ زبانی'' کی تعریف کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقسیمات کیں:(۷)

گرایشِ زبانی : جَنبۂ بیانی، اخلاقی، اِجتماعی و تاریخیِ کاربُردِ واژہ است[=لفظ کا بیانی، اخلاقی، معاشرتی اور تاریخی استعمال]

بیانی : مجاز (اعم از : استعارہ، کنایہ، مجاز)، شاعرانہ

اخلاقی : احترام آمیز، تحقیر آمیز، توہین آمیز، دُشنام، طنز، غیر مؤدّبانہ، مؤدّبانہ، نِفرین [بمعنی بددعا]

اجتماعی : گفتگو، عامیانہ، کودَکانہ [بمعنی بچّگانہ]

تاریخی: قدیمی، منسوخ

فرہنگِ جامعِ زبانِ فارسی نے ''اطلاعاتِ سبکی'' کی تعریف میں لکھا ہے: ''لفظ کے معاشرتی استعمال کی معلومات'' اور ان کی درجِ ذیل تقسیمات کی ہیں:(۸)

ادبی : وہ الفاظ/عبارات جو عام طور پر ادبی متون میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: نِگریستَن [یعنی دیکھنا]

رسمی : وہ الفاظ/عبارات جو، ادارتی خط وکتابت، ماتحت عملے اور افسر کی گفتگو، لیکچرز، ریڈیو اور ٹی وی کی نشریات (خاص طور پر: خبریں) وغیرہ میں ہوتے ہیں۔ جیسے: این جانِب [یعنی من جانب]

خودمانی : وہ الفاظ/عبارات جو روزمرہ بات چیت میں استعمال ہوتے ہیں اور معاشرے کے تمام افراد، خواہ کسی بھی طبقے ہوں، اپنوں اور دوستوں کے ساتھ اپناتے ہیں۔ جیسے: ادا اصول [یعنی نازنخرہ]

عامیانہ : وہ الفاظ/عبارات جو روزمرّہ بات چیت میں استعمال ہوتے ہیں تاہم غیروں اور اجنبی لوگوں کے ساتھ ان کے استعمال سے احتراز کرتے ہیں۔ جیسے: زِرت و زورت کَردَن [یعنی بکواس کرنا]

مُستَہجَن : وہ الفاظ/عبارات جن کا استعمال، ہر موقع ومحل میں معیوب سمجھا جاتا ہے جیسے: جسم کے اسفل اعضا، گالیاں۔

عوامی : معاشرے کے کم خواندہ افراد اس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ طبقہ، ناآگاہی کی وجہ سے الفاظ کو غیر صحیح طور پر بولتے ہیں۔ جیسے: قُلف [یعنی قُفل کا غیر صحیح تلفّظ یعنی تالا]

''توضیحاتِ سبکی'' کی مندرجہ ذیل تقسیمات ہیں:

(در تداولِ مردان):ایسے الفاظ/عبارات جن کا استعمال مردوں کے لیے مخصوص ہے۔جیسے: چاکرِتم: آپ کا غلام۔

(در تداول زنان):ایسے الفاظ/عبارات جن کا استعمال خواتین کے لیے مخصوص ہے۔

(در تداولِ کودکان و یا در صحبتِ با آن ہا):ایسے الفاظ/عبارات جن کا استعمال بچوں کے لیے مخصوص ہے یا ان کے ساتھ اپنایا جاتا ہے۔جیسے: جو جو (یعنی پرندہ)

(در تداولِ جاہل ہا /داش مشدی ہا):ایسے الفاظ/عبارات جن کا استعمال ٹپوری طبقے کے لیے مخصوص ہے۔

(برای توہین و تمسخر) :ایسے الفاظ/عبارات جن کے معنی میں توہین، تحقیر اور استہزا ہیں۔جیسے: لُمباندن (یعنی توپ دینا)

(بہ نشانہ احترام) :ایسے الفاظ/عبارات جو محترمانہ گفتگو میں استعمال ہوتے ہیں۔جیسے: جناب عالی

(بہ حالتِ طنز):ایسے الفاظ/عبارات جو طنزاً استعمال ہوتے ہیں۔جیسے: ابو طیّارہ (پرانی گاڑی کے لیے)

نیز فرہنگِ جامعِ زبانِ فارسی نے الفاظ کے مجازی اور کنایاتی معنی کو ''اطلاعاتِ بلاغی'' کے ذیل میں یوں تقسیم کیا ہے۔

مذکورہ مضمون میں رجسٹر (لیبل) کا اردو متبادل لفظ ''موقفِ الفاظ'' استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد ہے: لغت میں کسی اندراج کے سماجی پس منظر کی وضاحت کرنا۔

۲۔ مغربی لغت نویسی میں رجسٹر (لیبل) کی تقسیم

یہ رجسٹر یا لیبل، لغت میں عام طور پر لفظ کی تشریح سے پہلے درج کیا جاتا ہے اور ٹیڑھے حروف یعنی اِٹیلکس (italics) میں یا قوسین (یعنی بریکٹ) میں لکھا جاتا ہے تاکہ ابتدا ہی میں قاری کو اس لفظ کے موقف کے بارے میں آگاہ کر دیا جائے۔مختلف لغات اپنے نصب العین کی بنا پر، مختلف انداز کے لیبل

استعمال کرتی ہیں۔مثلاً ملاحظہ کیجیے: ویبسٹرز کی ساتویں نیو کولیگیٹ ڈکشنری (۱۹۷۱ء) جس نے اپنے دور میں ایک جدید اندازِ تقسیم اختیار کیا۔اس نے لیبل کی تین قسمیں کیں:
زمانی (temporal)، اسلوبیاتی (stylistic)، علاقائی (regional) اور مزید تقسیم یوں کی:
زمانی کی اقسام: متروک، (obsolete, archiac)۔اسلوبیاتی کی تین اقسام: سلینگ، زیرِ معیاری، غیر معیاری (slang, substandard nonstandard)۔علاقائی: لہجہ یا علاقائی تحتی بولی (dialect)

مجموعی طور پر مغربی لغات میں رجسٹر یا لیبل کو حسبِ ذیل میں تقسیم کر سکتے ہیں:

- ★ وہ رجسٹر یا لیبل جو رسمیات کی نشان دہی کرتے ہیں۔جیسے: (رسمی، غیر رسمی، سلینگ اور ممنوع (taboo))
- ★ وہ رجسٹر یا لیبل جو بولنے یا سننے والے کے احساسات و جذبات کی نشان دہی کرتے ہیں۔جیسے: (حقارت آمیز، توہین آمیز، طنزیہ، مذاقیہ)
- ★ وہ رجسٹر یا لیبل جو لفظ کے تاریخی، ثقافتی یا معاشرتی پس منظر کی نشان دہی کرتے ہیں۔جیسے: (ادبی، تجارتی، متروک وغیرہ)
- ★ وہ رجسٹر یا لیبل جو لفظ مختلف اندازِ بیان کی نشان دہی کرتے ہیں۔جیسے: (لہجہ، علاقائی)

ابتدائی انگریزی لغات میں زبانی اسالیب جیسے: informal, formal, idiom, vulgar, dialect, colloquial archaism علاحدہ نہیں بلکہ دیگر اختصارات (abbreviations) کے ذیل میں لکھے جاتے تھے۔تاہم آج کل مغربی لغات میں زبانی اسالیب کی علیحدہ تعریف بیان کی جاتی ہے اور ان کے رجسٹر اور لیبل بھی جداگانہ لکھے جاتے ہیں اور دیباچے سے پہلے یا مقدمے میں لغت نویس، ان تمام اسالیب کو مثالوں کے ساتھ متعارف کراتے ہیں۔مثلاً: او۔اے۔ایل۔ڈی میں مندرجہ ذیل اسالیب کا تعارف کیا گیا ہے:[۹]

Stylistic values:
archiac- colloquial- dated- derogative- dialect- emotional- emphatic- euphemistic- facetious- figurative- formal- humorous- ironic- jocular-

literary-literally- modern use- old use- pejorative- poetic- proverb- rare- rhetorical- slang- vulgar

آر.ایچ.ڈبلیو.سی.ڈی میں الفاظ کے لیبل یوں مرتب کیے گئے ہیں:[۱۰]

Labels of Style or Status:

informal- nonstandard- slang(often metaphorical)- vulgar-
disparaging-offensive- facetious-baby talk- literary- eye dialect- prospelling
[eye dialect:جیسا luv: بجائے love prospelling]

بلومسبری کی انکرٹا کونسائیز انگلش ڈکشنری میں ان اسالیب کا تعارف کیا گیا ہے:[۱۱]

Style level and Register:

★ Currency: archiac- dated
★ Register:literary- formal- technical- informal- humorous- disapproving- slang- baby talk- nonstandard- regional
★ Offensiveness: insult (said directly)- offensive (for racist or sexual)- taboo (for sexual, racist and bodily function)

او.اے.ایل.ڈی کے ساتویں ایڈیشن میں مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل لیبل کا تعارف اس طرح دیا گیا ہے:[۱۲]

approving:	app:(exp) petite
disapproving:	dis:(exp) blinkered
figurative:	fig:(exp) He didn't want to cast a shadow(=spoil) their happiness.
formal:	frm: (exp): admoni
humorous:	hum: (exp):lurgy
informal:	infml: (exp): dodgy
ironic:	iron: (exp): You're a great help, I must say (=not help at all).
literary:	lite: (exp): aflame
offensive:	offen: (exp):slut
slang:	sl: (exp): dosh
taboo:	(exp)bloody
technical:	(exp): accretion

other Labels: dialect, old fashioned , old use, saying, TM [Trading & Marketing]

آی.ای.ایل میں یوں تقسیم بندی کی گئی ہے:[۱۳]

Usage Label
★ Temporal: obsolete
★ regional: dialect
★ social dialect: urban, folkloric, substandard
★ speech register: poetic, official, technical, literary, formal, informal, colloquial, highly colloquial, vulgar

تاہم ایک ہی اندراج کے لیے مختلف لغات، مختلف رجسٹر (لیبل) استعمال کرتے ہیں اور یہ نکتہ مزید بحث طلب ہوجاتا ہے جب سلینگ اور ٹیبو الفاظ کی بات ہوتی ہے۔نیز مندرجہ ذیل نقشے کو ملاحظہ کیجیے کہ ایک ہی لفظ کا لیبل مختلف لغات میں کس طرح قرار دیا گیا ہے؟[۱۴]

Macmillan English Dictionary for Advanced Learner's, (2002).(CID)
Cambridge International Dictionary of English, (1995). (LDOCE)
Longman Dictionary of Contemporary English, third edition, (1995). (MED)

WORD	MED	CID	LDOCE
barf	very informal	esp.Am. slang	informal
blag	very informal	—	Br E slang
bonce	very informal	—	slang
crappy	very informal	slightly taboo slang	spoken slang
dude	very informal	esp Am informal	slang esp Am E
git	very informal	Br slang	Br E slang
nobble	very informal	Br & Aus slang	Br E informal
poxy	very informal	Br informal	Br E slang
puke	very informal	slang	informal

۳۔اردو لغت نویسی میں موقفِ الفاظ (رجسٹر)

اردو لغت نویسوں نے اس حوالے سے باقاعدہ طور پر کوئی توضیح نہیں دی ہے۔تاہم بعض لغات میں اندراجات کی تقسیمات اور استعمالات کی وضاحت دی گئی ہے۔مثلاً ایک لغت فرہنگِ نظام (۱۹۳۴ء) کے نام سے ہندوستان میں شائع ہوئی تھی جس میں مرتب نے ''حلِ رموزی کہ در این کتاب

استعمال می شوذ' کے ذیل میں الفاظ کے موقف کو یوں تقسیم کردیا ہے:[۱۵]

عل۔ زبانِ علما	زن۔ زبانِ زنان	با۔ زبانِ بازاری	
عا۔ عام درتکلم ونثرونظم	نث۔ زبانِ نثر	شع۔ زبانِ شعری	تک۔ زبانِ تکلمی

جامع اللغات نے الفاظ کی یہ قسمیں مقدمے میں بتائی ہیں:[۱۶]

• اردو، ہندی، سنسکرت	• متروک، قبل مسیح	• عورتوں کے محاورات
• غیر فصیح وبازاری	• علم الافلاک، علم الاصنام، علم طبیعیات، علم نباتات	

اس حوالے سے لغتِ کبیرِ اردو نے تھوڑا اور باریک بینی سے کام کیا ہے:[۱۷]

۔عام الفاظ۔جس کی دو شاخیں ہیں: ادبی۔ بول چال

• عامیانہ الفاظ	• سوقیانہ الفاظ	• عورتوں کے الفاظ
• پیشہ وروں کے الفاظ	• علوم وفنون کے اصطلاحات	• اجنبی زبانوں کے الفاظ
• اعلام	• متروک الفاظ	

اردو لغت نویسی میں مہذّب اللغات[۱۸] ایسی لغت ہے جس میں الفاظ کے موقف کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور مختلف عنوانات سے الفاظ کے طرح طرح کے موقف پیش کیے اور ان کی وضاحت کی گئی ہے۔اس لغت میں دو طرح کے موقفِ الفاظ اختیار کیے گئے ہیں:

الف۔ ''قول فیصل' کے نام سے اندرجات کی مزید توضیحات تحریر کی گئی ہے:[۱۹]

''قولِ فیصل میں کسی خاص لغت [لفظ] کے متعلق جو کچھ ہے وہ کہا گیا ہے۔کہیں مولف کی رائے پر مشتمل ہے اور کہیں صرف ایک نوٹ کا فائدہ دیتا ہے۔''

شاگرد۔(بکسر سوم وسکون چہارم) کسی استاد سے کچھ سیکھنے والا تلمیذ، کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا
جبریل سا استاد ہے شاگرد ہمارا
(انیس)

قول فیصل۔عوام بکسر کافِ فارسی وفتح راشاگرد بولتے ہیں۔فارسی میں خدمتگار اور متعلّم کے معنی میں بھی ہے۔[۲۰]

ب۔ ثابت: ایسا موقف جو تمام اندراج کے سامنے لازماً لکھا گیا ہے:

(i) اس اندراج کی فصاحت کا موقف بیان کرنا: کون سا اندراج ''فصیح'' یا ''غیر فصیح'' ہے، مثلاً:

''**سومیں کہنا۔**'' اس جگہ میں 'ہزار میں کہنا۔' فصیح ہے (ج ۷، ص ۲۴)

(ii) اس اندراج کا متداول ہونے کا موقف بیان کرنا: کون سا اندراج ''رائج'' یا ''قلیل الاستعمال' یا ''متروک'' ہے، مثلاً:

جہاں تہاں:...متروک (ج ۴، ص ۴۴)

جَنبہ:...اس کا تلفظ باظہار نون بھی رائج ہے (ج ۴، ص ۵)

جواب دعویٰ:.قول فیصل۔گو صحیح نہیں لیکن (جواب دعویٰ) بے اضافت زبان پر ہے (ج ۴، ص ۱۴)/ **جنتر**۔لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔(ج ۴، ص ۵)

ج۔ غیر ثابت: اندراج کا معاشرتی، مذہبی، طبقاتی پس منظر بتانا، مثلاً:

تعلیم یافتہ طبقہ: عام طور پر خالص عربی یا فارسی یا فارسی۔عربی، عربی۔فارسی الفاظ وعبارات کے سامنے یہ موقف بتایا گیا ہے:

جنت العدن/ جنت الفردوس/ جنت الماویٰ/ جنت النعیم/ جنت آرام گاہ (ج ۴، ص ۵) جوان رعنا (ج ۴۔ص ۱۷) / جواہر نگار (ج ۴، ص ۱۹) / جولاں (ج ۴، ۳۳) / جہاں سوز (ج ۴، ص ۴۶) / جہاں نما (ج ۴، ص ۴۸) / سودائے خام (ج ۷، ص ۶) / سوزن ساعت (ج ۷، ص ۱۲)

جہد:...قول فیصل۔اب تنہا مستعمل نہیں تعلیم یافتہ حضرات بالعموم 'جد وجہد' بولتے ہیں عربی سے ناواقف لوگ اس کا تلفظ 'جدّ وجہد' کرتے ہیں جو صحیح نہیں (ج ۴، ص ۵۷)

پست طبقے کی زبان **جنے**۔آدمی، نفر۔پست طبقے کی زبان (ج ۴، ص ۱۲)

انگریزی دان طبقے کی زبان **سوسائٹی**۔انگریزی دان طبقے کی زبان (ج ۷، ص ۱۳)

تحریری (نظم)، تقریری (بول چال) زبان

سورت۔.. یہ لفظ تحریراً بضرورت استعمال ہوتا ہے عام بول چال میں 'سورہ' ہے (ج ۷، ص ۸)

جوت۔بواو مجہول۔آنکھ کی روشنی، اردو، فصیح، رائج۔قول فیصل۔عام بول چال میں زبانوں پر ہے لیکن نظماً اس کا استعمال غیر فصیح ہے (ج ۴، ص ۲۱)

جھپ جھپ۔انھیں معنوں میں جھپ سے بھی بولتے ہیں جو، اب نظم کے لیے غیر فصیح ہے (ج ۴، ص ۵۱)

سوکی لاٹھی ایک بوجھ۔عام بول چال میں یہ مثل اس طرح رائج ہے: سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ (ج ۷،ص۲۰)

اظہارِاحساسات	**جھلسا**۔...عورتیں نفرت کے محل پر بولتی ہیں..زیادہ بےتکلفی کے محل پر بھی خلوص کے انداز میں بول دیتی ہیں۔(ج۴،ص۶۶)
عورتوں کی زبان	**جوع البقر**۔قول فیصل۔جاہل عورتیں ’جوبقر‘ کہتی ہیں (ج۴،ص۳۲)
ہنود کی زبان	**جنم بھوم**۔..اہلِ ہنود[کذا] کی زبان (ج۴،ص۱۰)
خواص کی زبان	**بدجنی خط**۔اس تحریر کومزاحاً کہتے ہیں جوایسی بدخط یا گھسیٹ ہوکہ آسانی سے پڑھی نہ جائے۔اردو قلیل الاستعمال۔قولِ فیصل عام طور سے ’جناتی خط‘ کہتے ہیں۔خواص ایسے خط کومزاحاً ’خط جنی‘ کہتے ہیں۔(ج۴،ص۱۲)
عوام کی زبان	**جـــنھــــری**۔چھوٹی جوا۔اردو۔مؤنث۔عوام کی زبان۔قول فیصل۔اسی کو’جندھری‘ بھی کہتے ہیں (ج۴،ص۱۲) **جھل دلانا**۔...عوام ’جھَل‘ کا تلفظ بضمہ اوّل ’جھُل‘ کرتے ہیں (ج۴،ص۶۶)
دیہات کی زبان	**جنور**۔جانور، مذکر۔عوام کی زبان۔قول فیصل۔دیہاتی ’جناور‘ کہتے ہیں (ج۴،ص۱۱)/ **جھرنا**۔.. خالص دیہاتی زبان (ج۴،ص۵۸)
بازاری زبان	**جھانپ کا**۔ایک مہمل فقرہ جوعوام مذاق میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں اردو بازاری زبان (ج۴، ص۴۴)

اردو لغت (تاریخی اصول پر) نے **اردو کے الفاظ کی یوں تقسیم کی ہے**:(ہرجلد کے ابتدائی صفحات میں)

> **محاورہ:** کوئی ایسی ترکیب جس میں کوئی فعل (جس کی گردان بھی کی جاتی ہے) ایک یا ایک سے زائد الفاظ سے مل کر مجازی معنی دے۔مثلاً: آبرو اتارنا۔
> **روزمرہ:** الفاظ کی کوئی ایسی بندش جواہلِ زبان کی بول چال میں رائج ہواور جس میں ردّوبدل، ٹکسال، باہر یا غیر فصیح سمجھا جائے۔مثلاً: اللہ دے اور بندہ لے۔
> **زبانیں:** جس میں یہ زبانیں شامل ہیں: اردو، انگریزی، اوستائی، بنگلہ، پراکرت، پالی، پرتگالی، پنجابی، ترکی، سنسکرت، سریانی، عربی، عبرانی، فارسی، فرانسیسی، گجراتی، لاطینی، ہندی، یونانی
> **عوام** **عورات** **ہندو**

اور تمام ایسے الفاظ جو بولنے یا سننے والے کے تاثرات سے تعلق رکھتے ہیں ’’فقرہ‘‘ کے ذیل میں لکھا ہے۔(اصولِ ترتیب وتسویدِاردو لغت،۱۹۸۸ء،ص۱۰)

> **فقرہ:** کوئی ایسی بندھی ٹکی نحوی ترکیب جومختلف جذبات، محسوسات، خیالات، مطالب وغیرہ (جیسے: تحسین، دعا، شرط، قسم، طنز، نفرت، انکار، استہزا، تنبیہ وغیرہ) کے اظہار کے موقع پر استعمال کی جاتی ہو۔م: ’’سبحان اللہ‘‘، ’’معاذ اللہ‘‘، ’’اپنا منہ تو دیکھو‘‘، ’’اللہ اللہ کرو‘‘۔

۱۔۴ انیسویں صدی کی بعض اردو لغات اور موقفِ الفاظ کا طریقۂ کار

۱۔۱۔۴۔انیسویں صدی کی بعض اردو لغات کے ابتدائی صفحات میں اندراجات کے موقف اور ان کے اختصارات کے بارے میں مرتبین توضیح دیتے تھے اور تمام لغت میں انھی اختصارات سے کام لیتے تھے۔ یہ طریقۂ اندراج صرف مندرجہ ذیل لغات میں اپنایا گیا ہے:

- **جان شیکسپیئر کی لغت:** اردو۔ انگلش اینڈ انگلش اردو ڈکشنری:(preface)

m- masculine / f- feminine / cor- corruption / met- metonymically/ fig-figuratively

- S.W.Fallon,"English-Urdu Dictioanry", ABBREVIATIONS: (p:xxiii)

Abbreviation	Word	Abbreviation	Word	Abbreviation	Word
Far	Farriery	Fig	Figuratively	Fort	Fortification
Hin	Hindoo	Lab	Labour	Mens	Mensuration
Met	Metaphorical	Mus	Muslim	Obs	Obsolete
Pj	Punjab	Poet	Poet	Pret	Preterit
Pros	Prosody	q.v	Quodvide	Rhet	Rhetoric
Rus	Rustic				

- S.W.Fallon,"A New Hindustani-English Dictionary",ABBREVIATIONS:(p: xxiii)

Abbreviation	Word	Abbreviation	Word	Abbreviation	Word
A	Arabic	Rus	Rustic	Ans	Answer
P	Persian	Unid	Unidiomatic	G.g	Government Gazette

H	Hindi	Wom	Women's language	Abr	Abridged
A.P	Arabic and Persian	W	Chiefly Women	Abrr	Abbreviated
A.H	Arabic and Hindi	M	Men's language	Wil	Wilson
P.H	Persian and Hindi	Mah	Mahomedan	Wat	Watson
E	English	Hin	Hindu	Ast	Astronomy
Port	Portuguese	E	Eastern Provinces	Asrog.pred	Astrology prediction
S	Sanskrit	W	Western Provinces	Agric	Agriculture
Pr	Prakrit, Old	lit	literally	Alg	Algebra
Old H	Old Hindi	Lit	Literary	Anat	Anatomy
z	Zend	Cor	Corruption	Arith	Arithmetic
Pan	Panjabi	Cont	Contraction	Bot	Botany
Mag	Maggah	Caus	Causative	Geom	Geometry
Tir	Tirhuti	Com	Commonly	Gram	Grammar
Bhoj	Bhojpuri	Opp	Opposite	Hyd	Hydrostatics
Mar	Marwari	Met	Metaphorically	Men	Mensuration
Sah	Saharanpore	Emp	Emphatic	Math	Mathematics
Ph	Pahari	Fac	Facetiously	Mec	Mechanics
Gar	Garhwal	Poet	Poetical	Meta	Metaphysics
Ped	Pedantic	Fig	Figurative	Myth	Mythology
Pop	Popularly	Inel	Inelegant	Watson	Watson
Illit	Illiterate	Prov	Proverb	Wilson	Wilson

- ہندوستانی مخزن المحاورات: ''علامات'' کے عنوان سے۔(ابتدائی صفحہ)

علامات	لفظ	علامات	لفظ	علامات	لفظ
ا	اردو	عوام	بازاریوں کا محاورہ	اصطلاحی	اصطلاحی معنی
ف	فارسی	ان پڑھ	ان پڑھ یا بے علم آدمی بولتے ہیں	ف ع	فارسی عربی

بازاری	بازاری یا عوام بولتے ہیں	ف ل	فعل لازم	پ	پراکرت
ف م	فعل متعدی	پنجابی	اہلِ پنجاب کا محاورہ	قصائی	قصائیوں کی اصطلاح
پورب	اہلِ پورب کا محاورہ	کم کم	کم بولا جاتا ہے	ت	ترکی
کہار	کہاروں کی اصطلاح	جواری	جواریوں کی اصطلاح	گ	گنواری
چابک سوار	چابک سواروں کی اصطلاح	گاڑی بان	گاڑی بانوں کی اصطلاح	حلوائی	حلوائیوں کی اصطلاح
لغوی	لغوی معنی	خواص	خاص آدمی بولتے ہیں	مرادی	مرادی معنی
دلال	دلالوں کی اصطلاح	مرغ باز	مرغ بازوں کی اصطلاح	دیہات	دیہات والے بولتے ہیں
م عو	مسلمان عورتوں کا محاورہ	رنڈی	رنڈیوں کی اصطلاح	مسلمان	مسلمانوں کا محاورہ
زمیندار	زمینداروں کی اصطلاح	م ف	متعلق فعل	س	سنسکرت
نظم	نظم میں آتا ہے	طنزاً	طنزاً بولتے ہیں	ہ	ہندی
ع	عربی	ہ عو	ہندی عورتوں کا محاورہ	ع ف	عربی فارسی
ہندو	ہندوؤں کا محاورہ	عو	عورتوں کا محاورہ	؟	شبہ کی نشانی

- امیر اللغات: ''علاماتِ مقررہ'' کے عنوان سے: (ج ا ص ۵)

علاماتِ مقررہ	لفظ	علاماتِ مقررہ	لفظ	علاماتِ مقررہ	لفظ

ع	زبانِ عربی	ع	مصرع	ف	زبانِ فارسی
ق	قطعہ	س	زبانِ سنسکرت	!	افسوس۔خوشی، تعجب وغیرہ (انٹرجکشن)
ہ	زبانِ ہندی	؟	استفہام	ا	زبانِ اردو
()	ان دونوں قوسوں کے درمیان میں جملہ معترضہ یاکسی امر کی زیادہ تشریح لکھی جاتی ہے(بریکٹ)	۔	ختمِ مطلب و غیرہ (ڈیش)	ت	زبانِ ترکی
„„	اس کے درمیان کی عبارت کسی کے قول کی ہوتی ہے یا اور کوئی خصوصیت (انورٹڈ کاماز)	ظش	اختصاص نظم ونثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہے)	عو	عورتوں کی زبان (ریختی)
ے	شعر				

''جولغات،صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے میں مستعمل ہیں اور روزمرہ کی بول چال سے ان کو چنداں تعلق نہیں ان کو قائم کر کے ظش بنا دیا ہے۔اور جولغت (یعنی بامعنی لفظ) ایسا ہے کہ بعض معنی میں بول چال میں ہے اور بعض میں صرف نظم ونثر کے ساتھ مخصوص ہے تو ایسے لغت کے وہ معنی بھی ''ظش'' کی علامت بنا کرو ہیں لکھ دیے ہیں۔

عربی وفارسی کے وہ الفاظ جو بول چال میں نہیں ہیں مگر شاعری میں مستعمل ہیں وہ بھی لکھے ہیں اور ایسے الفاظ پر''ظش'' لکھ دیا ہے۔''(امیر اللغات، ج۱،۱۸۹۲ء،ص۶)

• فرہنگِ آصفیہ:''رموزِ لغات'' کے عنوان سے۔اس کی تقسیم دوصورتوں میں ہے:''قرأت کی ہدایتیں''اور''علاماتِ لغت''۔(ج۱،ص۱۷۔ج۴،ص۷۹۴) (مضمون کے موضوع کے حساب سے''علاماتِ لغت'' پیشِ خدمت ہے)

علاماتِ لغت	لفظ	علاماتِ لغت	لفظ	علاماتِ لغت	لفظ
ع	عربی	ہندوعو	ہندنیوں کے محاورے	عوام	مرادعوام الناس
ف	فارسی	بازاری	اوباش وضع یا شُہدوں لچّوں کا محاورہ	☆	اگر معانی کے بیچ میں یہ پھول آئے تو وہاں سے معانی کا فرق خیال کیا جائے اور اخیر پر علامتِ ختم
ت	ترکی	لوطی	امرد پرست	قانون	وہ اصطلاحیں جو قانون نے عدالتی کارروائی کے واسطے مقرر کی ہیں
ہ	ہندی	لشکری	لشکر والوں کی ست بگھڑی زبان، ٹکسال باہر زبان	عو	مسلمان عورتوں یا بیگموں کے محاورے
س	سنسکرت	گنوار	دیہاتیوں کی زبان	+	دوزبانوں سے مرکب لفظ

۲۔۱۔۴۔اندراج کے معنی سے قبل قوسین میں یا بغیر قوسین، اس کے موقف کے بارے میں اختصار سے تحریر کیا جاتا تھا۔مثلاً:

رنڈیا : a widow;a woman;a low woman;(a term of abuse)a harlot, a slut (Platts,p600)

بنیانی: زن بقال لیکن یہ زبان عوام کی ہے اور فصحا 'بنینی' بولتے ہیں۔ (رسالہ قواعدِ صرف ونحوِ اردو، ص ۱۱۷)

آسماں سے گرنا: (نظم) نعمتِ غیر مترقبّہ کا ہاتھ لگنا، یوں ہی آ جانا (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۳۷)

اٹکل باز: (عوام) جس کو اندازے کرنے میں ڈھب ہو، تاڑنے والا (امیر اللغات، ج ۲، ص ۵۵)

ابلیس: (مجازاً) شریر اور مفسد کو کہتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ، ج ۲، ص ۱۶)

کینچلی: (۲۔عوام) ظرافتاً: پوشاک بدلنا، کپڑے بدلنا (فرہنگِ آصفیہ، ج ۳، ص ۶۶۲)

۴۔۱۔۳۔ اندراج کے معنی کے بعد قوسین یا بغیر قوسین میں اس کے موقف کے بارے میں مختصراً تحریر کیا جاتا تھا۔ مثلاً:

تاج: ٹوپی (شہر کی، آزادوں کی زبان میں) (دریائے لطافت، ص ۱۹۳)

بدھیا بیٹھنا: (۲) دوالہ نکالنا، ٹوٹا آنا، مفلس ہونا (عوام) (ہندوستانی مخزن، ص ۱۵۴)

بم مچانا: بیشتر عوام بولتے ہیں (امیر اللغات، ج ۳، ص ۱۹۵)

آچار بنانا: ہاتھ پیر توڑ کر رکھ دینا (بازاری آدمی بولتے ہیں) (فرہنگِ آصفیہ، ج ۱، ص ۱۲۰)

۴۔۱۔۴ اندراج کی تشریح کے ساتھ ساتھ اس کے موقف کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کر دیا جاتا تھا۔ مثلاً:

پاؤں میں کیا مہندی لگی ہے: (عو) جب کوئی آدمی کہیں آنے جانے میں بے جا عذر کیا کرتا ہے تو اس وقت اس سے یہ محاورہ طنزاً بولا کرتے ہیں۔ یعنی کیا تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہوئی ہے جو آنے میں عذر کرتے ہو۔ بے جا عذر کرتے ہو... (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۲۴۵)

اچھی دل لگی کی: نازیبا۔ مذاق کرنے یا دھوکا دینے نقصان پہچانے کی جگہ طنز سے کہتے ہیں (امیر اللغات، ج ۲، ص ۸۵)

پیالہ ہونا: (۳) آزادوں کی آزاد کے تکیہ میں اور پٹا بازوں کی پٹا باز کے گھر میں ضیافت ہونے کو بھی کہتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ، ج ۱، ص ۵۶۳)

تجھ سے تو جا ضرور میں بھی پانی نہ رکھواؤں: (عو) طنزاً اس حالتِ تنفر یا اکراہ میں کسی بدصورت کی نسبت یہ فقرہ زبان پر آتا ہے۔ یعنی تو بالکل ہماری خاطر میں نہیں آتا۔ تجھ سے اس قدر نفرت ہے کہ ادنیٰ کام لینے کو بھی جی نہیں چاہتا (ایضاً، ص ۵۹۴)

۴۔۱۔۵ اندراج کی تشریح کے بعد توضیحی نکات کے ذیل میں اس کے موقف کے بارے میں بتا

یا جاتا تھا۔ مثلاً:

آسمانی پلانا: سبزی پلانا، بھنگ پلانا، نشہ پلانا، تاڑی پلانا (یہ محاورہ بھنگڑوں کی حالت سے لیا گیا ہے کہ گھڑی وہ آسمان پر چڑھتے ہیں اور گھڑی اترتے ہیں...) (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۳۸)

اُڑ جائے!: (عو) مٹ جائے، غارت ہو۔ غصے بیزاری اور نفرت سے کوسنے کے طور پر کہتی ہیں... (امیر اللغات، ج ۱، ص ۱۲۶)

اللہ رے میں: واہ رے میں۔ میرا کیا کہنا۔ خودستائی کے موقع پر طنزاً بولتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ، ج ۱، ص ۲۱۸)

آگے کا اتھّا کھانے والا: (۱) جھوٹ کھوٹ کھانے والا (۲) غلام، نوکر (۳) خوش آمدی، رکابی مذہب (۴) یہ فقرہ ذومعنی بھی ہے جس کے دوسرے معنی فُحش کی طرف راجع ہیں (ایضاً، ص ۲۰۸)

۴۔۱۔۶ اس کے باوجود ان لغات میں بعض اندراجات کے سامنے کسی بھی طریقے سے موقفِ الفاظ کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا گیا جب کہ اندراج اس حوالے سے توضیح طلب ہے۔ اس سلسلے میں کچھ مثالیں ملاحظہ کیجیے:

ایسی تیسی میں جائے (جاؤ)!: ہماری طرف سے کہیں خراب پھرو اور کچھ ہی کرو ہمیں کچھ سروکار نہیں! بھٹّی یا بھاڑ میں جاؤ! دوزخ میں جاؤ! (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۱۰۵)

سمجھ پر پتھر پڑیں!: ایسی عقل چولھے میں جائے! یہ سمجھ غارت ہو! جب کوئی بےوقوفی کا کام ہو جاتا ہے تو اس وقت یہ محاورہ بولتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ، ج ۳، ص ۹۶)

سونٹے سے: خشک سے، بلا سے، ٹھینگے سے، کیا پروا ہے (فرہنگِ آصفیہ، ج ۳، ص ۱۳۳)

۴۔۱۔۷ تاہم لغات میں کچھ ایسے اختصارات ملتے ہیں جن کی توضیح مقدمے میں نہیں دی گئی تھی۔ مثلاً:

ga'ib-gulla:(colloq) to hide, secrete, stow away, make away with (Plotts, p769)

کشتگان : (poet) those who are desperately in love (Plotts, p836)

ازار بند کا رشتہ : (حقارتاً) دلی کا رشتہ (طنزاً) زبردست رشتہ (مخزن، ص ۳۲) / **اصیل ٹٹو:** (مذاقاً) نیک اور غریب آدمی (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۴۰)

باجرا: (۲۔تشبیہاً) ترشح، خفیف سی بارش، بندیاں (ہندوستانی مخزن المحاورات، ص ۱۲۲)

بجلی پڑے (ٹوٹے) (گرے) : بد دعا۔ چولھے میں پڑے، غارت ہو، آگ لگے

(مخزن،ص۱۴۴) / **بچھڑا:** (۲) پیار سے۔ بچے کا خطاب، پیارا، لال (ہندوستانی مخزن المحاورات،ص۱۴۹)

بھتّی کھائے!: ہمارا مرنا چاہے، ہمارا ماتم کرے،ہمیں روئے (سخت قسم دلانے کے موقع پر بولتے ہیں)(ہندوستانی مخزن المحاورات،ص۲۰۴)

مندرجہ نقشوں کے مطابق زیر مطالعہ لغات میں ''موقفِ الفاظ'' واضح کرنے کے لیے یہ مختلف طریقے اختیار کیے جاتے تھے:

الف۔ مقامی لغت نویس

لغت	پہلا طریقہ	دوسرا طریقہ	تیسرا طریقہ	چوتھا طریقہ	پانچواں طریقہ
رسالہ قواعدِ صرف و نحوِ اردو	نہیں	×	×	×	ندرتاً
مخزن فوائد	نہیں	نہیں	×	نہیں	×
ہندوستانی مخزن المحاورات	×	×	×	×	×
امیر اللغات	×	×	×	×	×
فرہنگِ آصفیہ	×	×	×	×	×
بہار ہند	نہیں	نہیں	×	×	×

ب۔ مستشرق لغت نویس

لغت	پہلا طریقہ	دوسرا طریقہ	تیسرا طریقہ	چوتھا طریقہ	پانچواں طریقہ
شیکسپیئر کی لغت	نہیں	نہیں	ندرتاً	نہیں	نہیں
فاربس کی لغت	نہیں	نہیں	ندرتاً	نہیں	نہیں
فیلن کی لغت	×	×	×	نہیں	×
پلٹس کی لغت	×	×	×	نہیں	×

۲۔۴۔ انیسویں صدی کے زیرِ مطالعہ لغات اور موقفِ الفاظ کی تقسیمات

۱۔۲۔۴۔ شمس البیان فی مصطلحات الہندوستان ،**از: مرزا جان طپش دہلوی،** (سنہِ تالیف: ۱۲۰۷ہجری/۱۷۹۲ء۔ سنہِ طباعت: ۱۲۶۵ہجری/ ۱۸۴۹ء)

i۔ سماجی طبقاتی (عورات، تحقیر، آزاد (فقرا)، عوام، بازاری)

آسمان سے گرنا۔ ... واین بیشتر بمحاورہ عورات مستعمل(ص۱۳۵)

بدن پھل جانا۔ کنایہ از جوش ثبور کہ در ایام بہادر بروز کنند و عوام گرمی دانہ گویند...(ص۱۳۷)

بسرام لینا۔...این بیشتر در استعمال آزادان خانہ بردوش است... (ص۱۳۶)

بل لگنی۔... کنایہ از یاوہ گویی و بسبیل تحقیر مستعمل ... (ص۱۳۶)

رفو چکر میں آنا: حیران ماندن بہ مشاہدہ امر عجیب و عوام بازاری استعمال کنند (ص۱۵۶)[21]

ii۔ اصطلاحی (محاورہ، کنایہ، مجاز، تاکیدی، طنز)

بسترا۔ در محاورہ فقرا بمعنی فرودگاہ مستعمل ... (ص۱۳۷)

بہا بہا پھرنا۔ کنایہ از غلبہ سُر [شعر ہایت] و مجازاً کنایہ از قطرہ مستی کم ظرفان است (ص۱۳۷)

شگوفہ پھولنا۔ در وقوع امر ناگہان بسبیل طنز گویند ... (ص۱۵۸)

iii۔ خلاف ادب/تہذیب

ایڑی دیکھو۔ بدفعیہ نظر بد گویند ... (ص۱۳۵)

دھار پر مارنا۔ در محل تفضیح و تحقیر مستعمل بلکہ از عالم فحش و دشنام می توان گفت ... (ص۱۵۵)

۲۔۲۔۴۔ دریائے لطافت، از: انشاءاللہ خان انشا، (۱۲۱۷ہجری/۱۸۰۲ء)[۲۲]

i۔ اصطلاحی **مسند بادشاہی کرو!:** مسند اٹھالو! قلعے کے فراشوں کی اصطلاح (لطافت، ص۱۴۳)

ہونٹوں کی مسی پوچھو: یہ فقرہ بانکوں کی بولی کا ہے جو وہ اپنے نو جوان حریف سے کہتے ہیں (ایضاً، ص۱۶۱)

ii۔ تاکیدی (قسم)

ہمارا حلوہ کھاؤ! ہماری بھتی کھاؤ! ہمارا لہو پیو! ہمارا مردہ دیکھو! ہمیں پیٹو! ہمیں ہے ہے کرو! ہمیں گاڑو! ہمارا جنازہ دیکھو!: دوسرے کو قسم دیتے وقت کہتی ہیں (ص۱۸۴)

ii۔ حسنِ تعبیر (دعا) **سونے کے سہرے سے بیاہ ہو!:** شادی کے لیے نیک دعا (ص۱۶۹)

iv۔ خطاباتی

اسمائے تعظیم جن کے ساتھ فعلِ جمع آتا ہے: 'جان' [عورتوں کے لیے]/ 'جی' [مردوں کے لیے]/ 'صاحب' [مذکر و مؤنّث]/ 'میاں'، 'قبلہ'، 'سائیں' [فقیروں کے لقب]/ 'اجی' [مذکّر و مؤنّث]/ 'لالہ'، 'چچا'، 'بھیّا'، 'بھائی' [مرد]/ 'میر'، 'مرزا'، 'شیخ'، 'نوّاب'، 'مولوی'، 'ملّا'، 'میاں'، 'میراں'، 'مہاراج'، 'رائے' (ص۳۱۹)

v۔ خلافِ ادب وتہذیب (بددعا، پھبتی، تحقیر، طعنہ، طنز، نفرت، ہجوِ ملیح)

اسے علی کی مار: بد دعا ہے۔ اس کی کمر ٹوٹے! (ص۱۸۴)/ **تم صدقے گئے تھے، تم صدقے کیوں نہ ہوئے:** بے تکلفی میں دوست سے نفرت کا اظہار، الفت کے اظہار میں بھی بطورِ استعارہ عنایتاً مستعمل ہے (ص۱۸۴)

چڑیا کے/ چڑیا والے ...: یہ عبارات اس کے لیے استعمال ہوتی ہیں جسے بے وقوف سمجھا جاتا ہے [اب یہ عبارات عوام میں طنز کے مقام پر چھوٹی گالی کے طور پر حرفِ ندا کی طرح استعمال

ہوتی ہیں] (ص۱۳۲)

صبح کس کا منہ دیکھا تھا: ... بے تمیز و زبان دراز آدمی سے رنجش کے طریقے پر کہے جاتے ہیں یا بے تکلفی اور خوش اختلاطی کی وجہ سے (ص۱۳۷)

کیا خوب یہ سب...: ایک طرح کی ہجوِ ملیح۔ ایسے موقع پر مستعمل ہوتے ہیں جب کسی سے کوئی فعل کہنے والے کی توقع کے خلاف سرزد ہو (ص۱۲۸)

لال پگڑی والا میر جی کا سالا: یہ فقرہ، شوخ لڑکے اس پر کستے ہیں جو سرخ دستار باندھے ہو۔ اگر پگڑی کا کوئی اور رنگ ہو تو لال کو، اسے بدل دیتے ہیں (ص۱۳۷)

ماموں جی جوہار: طعنے یا ہنسی کے لیے "سلام علیکم" کے بدلے استعمال کرتے ہیں (ص۱۳۷)

مردہ شو کے حوالے/ خدا سمجھے/ کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں: عورتوں کے فقرے جو وہ بہت غصے اور نفرت کی حالت میں کہتی ہیں (ص۱۳۵)

میری بلا جانے: میں کیا جانوں، میری جوتی وغیرہ اور مبتذل الفاظ کے ساتھ بھی آتا ہے (ص۱۵۴)

vi۔ سماجی طبقاتی (آزاد، بانکا، بیگمات، شہدہ، عوام، فصحا)

اس کا پیالہ ہوا: وہ مر گیا (**یہ بھی آزادوں کی زبان ہے**) (۱۹۳)

خزانہ کلاں: **شہدوں کی اصطلاح میں** بادشاہِ ہند کے خزانے سے مراد ہے (ص۱۶۸)

دہلی کے بازاروں و محلوں کے نام میں سے ایک کوٹھا پارچہ ہے اس کو 'مزید پارچہ' بھی کہتے ہیں اور **عوام** 'مجید پارچہ' کہتے ہیں (ص۱۵۸)

روشن دولا کی مسجد (**عوام** کی زبان میں) (ص۱۵۸)

ہونٹوں کی مسی پوچھو: یہ فقرہ بانکوں کی بولی کا ہے جو وہ اپنے نو جوان حریف سے کہتے ہیں (لطافت، ص۱۶۱)

تاہم اندراجات کے ذیل میں کچھ نہیں لکھے گئے تاکہ قاری کو اس کے موقف کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو۔ مثلاً:

کافور ہو جاؤ!، ہوا کھاؤ!، پیچھا چھوڑو!، معاف کرو!، دال فے عین ہو جیئے!، رے واو زبر رو ہو جیئے!، بہت ہو جیئے!، دفع دفان ہو جیئے!، اور طرف متوجہ ہو جیئے!، کہاں آئے!، کہو تو میں گھر چھوڑوں!، فرماؤ تو قبالہ منگوادوں!: یہاں سے جاؤ! (ص۱۲۶)

۳۔۲۔۴۔ اردو انگلش اینڈ انگلش اردو ڈکشنری، از: جان شیکسپیئر، (۱۲۳۲ہجری، ۱۸۱۷ء)

i۔صناعاتی (literally, metonymically, figuratively)

ii۔خلافِ ادب وتہذیب (vulgar)

(Figuratively) this word is applied to the money whuich an amil is obliged to **احتقانہ**

pay to make good the deficiency of the revenue (p48-49)

کناس: 2.(met) an avaricious ill-tempered person (p1374)

کھانا : (met) to get, suffer, take, receive, hold, contain (p1396)

لاأبالی:(lit) I care not (p1497)

بی بی: A lady (vulgarly) a wife (p341)

۴۔۲۔۴۔رسالہ قواعدِصرف و نحوِ اردو، **از: مولوی امام بخش صہبائی، (۱۲۶۱ہجری/ ۱۸۴۵ء)**[۲۳]

i۔زمانی انکھڑی: چشم۔لیکن یہ زبان سلف کی ہے(ص۱۰۳)

ii۔مجازی

پچنا۔ ہضم ہونا اور مجازاً مال غصب کے مسترد نہ ہونے کو بھی کہتے ہیں...لیکن بیشتر اطراف اور جوانب کے لوگ بولتے ہیں اور ساکنین خاص شاہ جہان آباد کے کم زبان زد ہے۔(ص۱۰۹)

iii۔اصطلاحی (مختلف پیشوں کے)

پوبارے۔ فارسی مفتوح سے زبان ہندو میں سبیل کو کہتے ہیں اور نرد بازوں کی اصطلاح میں لقش یک کو(ص۱۱۴)

جلہ میری۔ نام ہے ایک بازی کا بازی ہائے اطفال سے (ص۱۳۹) / **چوٹر بازی۔** معروف شطرنج کی قبیل سے (ص۱۴۱)

صید۔ شکار اور کبوتر بازوں کی اصطلاح میں عہد، اس امر کا کہ دو شخص مقابل میں سے جو کوئی دوسرے کے کبوتر کو پکڑے پھر نہ دے چناں چہ بولتے ہیں ہماری اور اس کی صید ہے(ص ۱۶۷۔۱۶۶)

iv۔طبقاتی (عوام، بازاری، عورت، ہندو، فقرا، دہاقین)

اوجاڑوا۔ غیر ملفوظہ سے ویرانہ: اجڑ گیا بمعنی خانہ خراب۔ یہ روزمرہ عورتوں کا (ص۱۰۴)

بابو۔ مبدل باپو کا ہے بمعنی باپ کے الف واو سے بدل گیا ہے۔لیکن یہ لفظ فقرا بیشتر محل تعظیم میں ہر شخص پر اطلاق کرتے ہیں (ص۱۰۵)

بلی۔ مادہ گربہ۔ بلائی مادہ گربہ۔لیکن یہ زبان عوام ہے بلا واو بعد الالف سے گربہ نر (ص۱۱۴)

پروسنا۔ کھانا اوتار کے کسی کے آگے رکھنا۔ یہ روزمرہ ہنود کا ہے (ص۱۱۱) / **تجنا۔** جیم تازی سے زبان دہاقین میں چھوڑ دینا۔ (ص۱۳۰)

v۔تعبیری (ملامت، طنز) **تف۔** تائے فوقانی سے آب دہن۔لیکن یہ لفظ ملامت کی محل میں مستعمل ہے۔مثلاً تف ہے اس کی اوقات پر (ص۱۳۱)

۵۔۲۔۴۔مخزن فوائد، **از: نیاز علی بیگ نکہت دہلوی، (۱۲۶۱ہجری/ ۱۸۴۵ء) میں کم اندراجات کے سامنے موقفِ الفاظ کا بیان کیا ہے۔**[۲۴] مثلاً:

اداسا کسا: رختِ سفر کو دوش پر لگا کر روانہ ہوا منزلِ مقصود کو۔ یہ اصطلاح آزادوں کی اور بے نوا فقیروں کی ہے۔ (ص۴)

آج زبان کھلی ہے کل بند ہے۔ آج زندہ ہیں کل مر جائیں گے جھوٹ کیوں بولیں۔ یہ کلام بطرزِ صداقت اور راست گوئی، اکثر زبان پر آتا ہے۔ (ص۱۹) / **اور تماشا سنو۔** یہ اصطلاح اکثر تعجباً زبان پر آتی ہے۔ (ص۵۲)

رنگ کٹ گیا۔ نردیں ماری گئیں۔ یہ اصطلاح چوسر بازوں کی ہے۔ (ص ۲۵۵) / **نام خدا!۔**... دوسرے معنی: نام خدا کے چشم بد دور کے بھی ہیں (ص۴۴۹)

تاروں بھری رات۔...دوسرے معنی یہ کہ گواہ ہے آسمان سر پر بے کدورت اور دیکھتی ہے، شب ستاروں سے ہمہ تن چشم بن کر۔ سوم بطریقِ قسم بھی یہ اصطلاح زبان پر آتی ہے (ص۱۲۹) / **چل دور!۔** چلا جا! یہ کلام خفگی میں زبان پر آتا ہے (ص۱۸۳)

۶۔۲۔۴۔ انگلش۔ اردو ڈکشنری، **از: ڈنکن فاربس، (۱۲۶۴ہجری، ۱۸۴۸ء)**

ادھ پت:adhpat, properly adhipati (p24)/**ارزق**:arzak (corruptly for azrak) (p29)

انامت:anamat (per metathesin for amanat) (p62)/**بچارہ**:bichara (for-be-chara) (p100)

۴۔۲۔۷۔ اے نیو ہندوستانی انگلش ڈکشنری، ایس۔ڈبلیو۔فیلن، (۱۲۹۷ہجری، ۱۸۷۹ء)

موقف الفاظ با قاعدہ طور پر مقدمے میں اپنے اختصارات کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ اور یہ روایت، یہاں سے آغاز ہوئی تھی۔

i۔ ادبی (literary(Lit)/ poetical)

ii۔ ادبی صناعاتی(figurative/ metaphorically/ unidiomatic)

iii۔ اصطلاحی

Astronomy/Astrological prediction/Agriculture/Algebra/Anatomy/ Arithmetic/ Botany/ Geometry/ Grammar/ Hydrostatics/ Mensuration/ Mathematics/ Mechanics/ Metaphysics/ Mythology

iv۔ تاکیدی(emphatic)

v۔ خلافِ ادب و تہذیب(facetiously/ inelegant)

vi۔ مذہبی(Hindu/ Mahomedan/ Pedantic)

vii۔ سماجی طبقاتی(chiefly women/ illiterate/ rustic/ woman)

اس حوالے سے کچھ مثالیں ملاحظہ کیجیے:

اُپلا:lit. what floats (p15) / **اتارا**: 2.(Met) applied to the body and to the world (p18)
اٹھائی گیرا:(Facetiously). beggar (p32) **ازار**: rus. tamba (p79)
ادل بدل: adal badal, adla badla, adli badli. illit: addal baddal(p56)

تاہم لغت میں کچھ ایسے اختصارات بھی ملتے ہیں جن کی توضیح مقدمے میں نہیں دی گئی تھی۔ مثلاً: rhetoric، ironically، rare

اُپما: 2. (in rhetoric) comparison; simile; that to which another is likened (p15)
اٹوک: (rare). Unrestrained; uninterrupted ... (p29) / **اُچّ**: wanton; wicked (ironically) (p41)

ایک اہم بات یہ ہے کہ فیلن نے مقدمے میں اختصارات کے ذیل میں slang نہیں لکھا ہے تاہم لغت

میں بہت سے اندراجات کے سامنے slang تحریر کیا ہے۔ جیسے:

ustad: (slang) master of one's trade (p84)

۸۔۲۔۴۔ انگلش۔ اردو ڈکشنری، ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن، (۱۳۰۱ ہجری، ۱۸۸۳ء)(۲۵)

amplification:2.(Rhet) مبالغہ، طول، بستار (p 30)/ **anchor:** 2.(Met) جائے پناہ، آسرا، بھروسا (p 31)

approach: 2.(Fig) ملتا جلتا یا لڑتا ہونا (p 41)/ **brick:** 2. (Slang) نیک، یار باش، یاروں کا یار (p 108)

claret: 2.(Slang) میل چھانٹنا یا نکالنا، چھنتاؤ، پھاڑنا (p 158)/ **essay:** 2.(Lit) جوابِ مضمون، مضمون، مقالہ (p 351)

salt: 6. (Slang) ملاح، سمندر کا کیڑا (p 860)/ **soaker:** (Slang) سمندر سوکھ، شرابی، مے خور (p 922)

۹۔۲۔۴۔ اے ڈکشنری آف اردو کلاسیکل ہندی اینڈ انگلش، جان تھامپسن پلیٹس، (۱۳۰۲ ہجری، ۱۸۸۴ء)

۔صناعاتی(metonymically, figuratively)

پاتک: (fig) the water-elephant (p214)

تاہم لغت میں کچھ ایسے اختصارات ملتے ہیں جن کی توضیح مقدمے میں نہیں دی گئی تھی۔ مثلاً:

ga'ib-gulla:(colloq) to hide, secrete, stow away, make away with (p769)
کشتگان : (poet) those who are desperately in love (p836)

۱۰۔۲۔۴۔ ہندوستانی مخزن المحاورات، منشی چرنجی لال دہلوی، (۱۳۰۴ ہجری/ ۱۸۸۶ء)

i۔ ادبی (نظم) **آرام جاں:** (نظم) معشوق، محبوب (ص ۲۶)

ii۔ اصطلاحی (باغ بان، جواری، جولاہا، چابک سوار، حلوائی، خانساماں، دکان دار، دلّال، رنڈی، زمین دار، قصائی، قمار باز، کبوتر باز، کہار، گاڑی بان، مرغ باز اور ملاح کی اصطلاح)

iii۔ مذہبی ہندو، مسلمان

v i۔ سماجی طبقاتی (ان پڑھ، بازاری، خواص، دیہاتی، عوام، عورت، گنواری، مسلمان عورت،

ہندوعورت)

اپنا اُلّو سیدھا کرنا: (بازاری) کسی کو بے وقوف بنا کر اپنا کام نکالنا (ص ۷)

اِت اُت کرنا: (گنواری) چھپا دینا، الوپ کر دینا، ابھار دینا، الگ کر دینا (ص ۱۰) / **استاد:** (عوام) یار، دوست (ص ۳۴)

v۔ معنوی (لغوی، مرادی) **بھڑ بھونجا:** لغوی بھاڑ جھونکنے والا (طنزاً) بدشکل اور سیہ فام آدمی، کالا کلوٹا (مخزن، ص ۲۰۸)

vi۔ خلافِ ادب وتہذیب (بددعا، طنز، تحقیر)

آپ روپ: (۱) ایشور، خدا (۲) خود بہ دولت، حضورِ اقدس۔ طنزاً ولی اللہ، ذاتِ شریف، بُزرگ (مخزن، ص ۶)

بھاڑ میں پڑے (جائے!): چولھے میں جائے! غارت ہو! اوڑ اپڑ جائے! (ایضاً ص ۲۰۱)

پاؤں کی جوتی: (حقارتاً) جورو، بیوی، استری، زوجہ، لُگائی (ایضاً، ص ۲۳۷)

تاہم لغت میں کچھ ایسے اختصارات ملتے ہیں جن کی توضیح ابتدائی صفحات میں نہیں کی گئی تھی۔ مثلاً:

ازار بند کا رشتہ: (حقارتاً) ادنیٰ رشتہ (طنزاً) زبردست رشتہ (ص ۳۲) / **اصیل ٹٹو:** (مذاقاً) نیک اور غریب آدمی (ص ۴۰)

باجرا: (۲۔ تشبیہاً) ترشح، خفیف سی بارش، بندیاں (ص ۱۲۲)

بجلی پڑے (ٹوٹے) (گرے): بددعا۔ چولھے میں پڑے، غارت ہو، آگ لگے (ص ۱۴۴) / **بچھڑا:** (۲) پیار سے۔ بچے کا خطاب، پیارا، لال (ص ۱۴۹)

بھتّی کھائے!: ہمارا مرنا چاہے، ہمارا ماتم کرے، ہمیں روئے (سخت قسم دلانے کے موقع پر بولتے ہیں) (ص ۲۰۴)

۱۱۔۲۔۴۔ بہارِ ہند، مرزا محمد مرتضیٰ عاشق لکھنوی عرف مچھو بیگ، (۱۳۰۵ہجری/ ۱۸۸۸ء)

i۔ ادبی صناعاتی (کنایہ) **اللہ والے:** (۱) باخدا درویش، صاحبِ باطن (۲) کنایۃً بے وقوف، احمق

ii۔ اصطلاحی **انٹی ماری (بازی):** یہ خاص محاورہ قمار بازوں کا ہے۔ کیوں کہ وہی لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں

iii۔ تکلفاتی (تعظیماتی)

آپ کی بات بڑھی ہوتی ہے یا بڑی کر کے کہتے ہیں: اہلِ تہذیب جب قطعِ سخن کرتے ہیں تو عذر پہ یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں کیوں کہ بات میں بات کرنا عیب ہے (ص ۳۰) / **آیئے:**

خطابِ تعظیمی: ''تشریف لایئے!'' ''قدم رنجہ فرمایئے!''

iv۔ سماجی طبقاتی (بازاری، عورت)

اُتار: (۱) پستی، نشیب، نیچائی، راستے کے معنوں پر اور یا قدر و منزلت کی جگہ بمعنی زوال کے آتا ہے (۲) اتارلڑا کو، بے شرم، ذلیل، حقیر عورت خاص عورتوں کی زبان (ص ۲۶۴) / **انتر منتر:** بازاری اصطلاح میں جادو وغیرہ کو کہتے ہیں۔

۱۲۔۲۔۴۔ امیر اللغات، امیر احمد امیر مینائی

پہلی جلد: ۱۳۰۸ہجری/ ۱۸۹۱ء— دوسری جلد: ۱۳۰۹ہجری/ ۱۸۹۲ء— تیسری جلد (مسودہ کی صورت): ۱۳۱۲ہجری/ ۱۸۹۵ء

الف۔ ادبی (نثر، نظم) (''علاماتِ مقررہ'' کے ذیل میں)

ظش۔ نظم ونثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہے)۔ جو لغات صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے میں مستعمل ہیں اور روزمرہ کی بول چال سے ان کو چنداں تعلق نہیں ان کو قائم کر کے ''ظش'' بنا دیا ہے۔

جو لغت (یعنی لفظ) ایسا ہے کہ بعض معنی میں بول چال میں ہے اور بعض میں صرف نظم ونثر کے ساتھ تخصیص ہے تو ایسے لغت (یعنی با معنی) کے وہ معنی بھی ''ظش'' کی علامت بنا کر وہیں لکھ دیے ہیں جو مخصوص بہ نظم ونثر ہیں۔

عربی وفارسی کے وہ الفاظ جو بول چال میں نہیں ہیں مگر شاعری میں مستعمل ہیں وہ بھی لکھے ہیں اور ایسے الفاظ پر ''ظش'' لکھ دیا ہے۔

ii۔ خطاباتی

ابے: خطابِ تحقیر۔ کبھی بے تکلفی اور پیار سے بھی کہتے ہیں اور ''اوبے'' بھی بولتے ہیں (ج ۲، ص ۱۹)

اجی: کلمہ خطاب (ج ۲، ص ۶۷) / **ارے:** (۲) کلمہ خطاب۔ حرفِ ندا (تحقیر اور بے تکلفی سے) ''اے''/''او''/''ابے'' کی جگہ (ج ۲، ص ۱۲۲)

iii۔ حسنِ تعبیر (تعظیمانہ، نظر نہ لگنا)

اپنی ایڑی دیکھ!: اور کبھی صاف صاف نہیں کہتی ہیں تو یوں دھوکا دیتی ہیں کہ دیکھو تمہاری ایڑی میں کیا بھرا ہے تاکہ وہ ضرور مڑ کے ایڑی دیکھے (ج ۲، ص ۲۹)

بابا: فقرا عام طور پر اسی لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ بزرگی کے لحاظ سے اکثر مشائخ اور مہنتوں کے نام کے ساتھ ملاتے ہیں۔ بچوں اور چھوٹوں کو پیار سے کہتے ہیں (ج ۳، ص ۲۳)

iv۔خلافِ ادب وتہذیب (آزردگی، بددعا، تحقیر، طنز، ظرافت، مذاق، مزاح، ہجوِ ملیح)

اٹاوے کے کاری گر: اٹاوہ ممالک مغربی وشمالی میں ایک شہر ہے جو شخص کسی کام میں استادی و کاری گری کا دعویٰ کرے اور اس بات میں دخلِ خاک نہ رکھتا ہو یا کام بے ہنگم اور خراب بنائے تو اسے طنز اور ہجوِ ملیح کے طور پر کہتے ہیں (ج۲،ص۵۴)

اُجڑا: (عو) نگوڑا، موا، بطورِ تکیہ کلام کے بیزاری یا تحقیر سے کہتے ہیں (ج۲،ص۲۷)

اچھی دل لگی کی: نازیبا۔ مذاق کرنے یا دھوکا دینے نقصان پہچانے کی جگہ طنز سے کہتے ہیں (ج۲،ص۸۵)

اُڑن جوگا: قابلِ نفرت، مٹ جانے کے قابل، مرنے جاگا۔ عورتیں کسی کو کوسنے کے طور پر کہتی ہیں (ج۲،ص۱۳۰)

الا چابیگ: بہت دُبلا سوکھا اور بدقطع شخص جس کی وضع بھی لُچوں کی سی ہو۔ کٹھ پتلی کے تماشے میں ایک ایسی ہی مضحکہ انگیز شکل کا نام ''الا چابیگ'' ہوتا ہے۔ اب عام طور پر اس حیثیت کے آدمی کو ظرافتاً کہنے لگے ہیں (ج۲،ص۲۰۰)

انتی سار ہو کر نکلے!: کٹ کٹ کر گرے! بددعا کے طور پر کہتی ہیں (ج۲،ص۲۴۹)

آپ کی نہ کہیے: یہ جملہ ہجوِ ملیح کے طور پر بولے جاتے ہیں (ج۱،ص۳۸)

بھسکنا: کھانا، نگلنا۔ تحقیر اور آزردگی سے کہتے ہیں (ج۳،ص۲۵۳)/ **بھنڈیلا:** تحقیر سے ''بھانڈ'' کو کہتے ہیں (ج۳،ص۲۶۴)

v۔سماجی طبقاتی (رند، شہدہ، عورت)

انٹا غفیل ہوگئے: مرگئے۔ اصل میں شُہدوں کی اصطلاح ہے۔ ظرافتاً اور لوگ بھی بول جاتے ہیں۔ (امیر، ج۲، ص۲۴۹) [انٹا گھر: وہ مکان جہاں انٹا کھیلتے ہیں] (ایضاً)/ **بچ کے گھڑے کی:** چوکھی اور خالص شراب سے رندوں کا کنایہ ہوتا ہے (امیر، ج۳،ص۲۹۴)

vi۔فصاحت

اراضی: بعض لوگ غلطی سے ''آراضی'' بالف ممدودہ کہتے ہیں (ج۲،ص۱۱۵)/ **ازبس (کہ):** بلکہ۔ اب فصحا کم استعمال کرتے ہیں (ج۲،ص۱۳۴)

اُلیل (اُلول): زبانوں پر ''اُلیل'' زیادہ ہے (ج۲،ص۲۳۳)

vii۔ادبی صناعاتی (مجاز)

اپاہج: مجازاً کاہل اور سست (ج۲،ص۱۹)/ **اندرائن کا پھل:** مجازاً اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ظاہر اچھا اور باطن بُرا ہو (ج۲،ص۲۵۴)

viii۔تکلفاتی (انکسار) بندۂ درگاہ: انکسار سے اپنی نسبت کہتے ہیں (ج۳،ص۲۰۵)/ **بندہ زادہ:** اپنے لڑکے کی نسبت کہتے ہیں (ایضاً)

۴۔۲۔۱۳۔فرہنگِ آصفیہ، مولوی سید احمد دہلوی

پہلی اور دوسری جلد: ۱۳۰۶ ہجری/۱۸۸۸ء — تیسری جلد: ۱۳۱۶ ہجری ۱۸۹۸ء — چوتھی جلد: ۱۳۱۹ہجری/۱۹۰۱ء

i۔اصطلاحی (قانون) **ii۔سماجی طبقاتی (بازاری، بیگمات، عوام، لشکری، گنوار)**

تاہم لغت میں کچھ ایسے اختصارات ملتے ہیں جن کی توضیح ابتدائی صفحات میں نہیں دی گئی تھی۔ مثلاً:

بھتی کھائے!: سخت قسم دلانے کے واسطے زبان پر لاتی ہیں۔ ہمارا مرنا چاہیے۔ ہمیں پیٹے۔ ہمارا ماتم کرے (عورتیں ضمیرِ متکلم کے ساتھ بولتی ہیں) (ج۱،ص۴۳۱)

پرلگنا: پر پیدا کرنا، پر نکلنا (مجازاً) بڑھ کر چلنا، اترا کر چلنا، بساط سے باہر قدم رکھنا (۳) جلد پہنچنا، ازخود اڑنا (۴) تشہیر ہونا، شہرت پانا (ج۱،ص۵۰۹)/ **پکھال:** (۲۔تشبیہاً) بڑا پیٹ، وہ پیٹ جس میں بہت سی خوراک سما جائے (ج۱،ص۵۲۷)

پکھیرو: (تمثیلاً) آدمی چوں کہ ہر ایک جگہ جا سکتا ہے (ج۱،ص۵۲۷)

مجموعی طور پر اس میں اندراجات مندرجہ ذیل تقسیم کی گئی ہے:

i۔زمانی پیکھنا۔ اب متروک ہے (آصفیہ، ج۱،ص۴۵۶)

ii۔اصطلاحی **بنگ:** بہ اصطلاح نشہ بازاں: سبزہ گھوڑا (ج۱،ص۴۱۷)/ **بولنا:** فقیروں کی اصطلاح میں: حقّہ (ج۱، ص۴۲۴)

iii۔ادبی **آتشِ طبع:** (شعر میں آتا ہے) (۱) نہایت تیز، تندمزاج، دیکھو ''آتش خو'' (۲) نہایت تیز فہم (ج۱، ص۱۰۵]

پگیا: پگڑی کی تصغیر۔ گیتوں میں آتا ہے (ج۱،ص۵۲۸)

iv۔تکلفاتی (انکسارانہ، تعظیمانہ)

اپنی گڑیا سنوار دینا: (عو) اپنے مقدور کے موافق بیٹی کا بیاہ کر دینا، تھوڑا بہت جہیز دے کر وداع کر دینا۔ یہ ایک

انکسار کا کلمہ ہے (ج ا،ص ۱۰۱)

استقبال: تعظیماً کسی کے لینے کے لیے آگے بڑھنا (ج ا،ص ۱۶۴) / **بوسہ دینا:** تعظیماً کسی بزرگ کے مزار یا آسمانی کتاب وغیرہ کو چومنا (ج ا،ص ۴۲۲)

v۔سماجی طبقاتی (آزاد، بازاری،شہدہ، عوام، عورت، عیاش،گنوار،لوطی) اس حوالے سے فرہنگِ آصفیہ کے مقدمے میں لکھا ہے: ''جو لفظ جس درجے کے آدمیوں میں مروج ہے وہ انھیں کے نام سے لکھا گیا ہے۔'' (ج ا،ص ۴۰)

اڑجانا: (۸) عیاشوں کی ایک فحش اصطلاح (آصفیہ، ج ا،ص ۱۵۲) / **ٹکری:** (۴۔عوام) کپڑے کا تھان، طاقہ (ج ۲،ص ۱۰)

چپرا: (ا۔گنوار) ٹکرانے والا، انکار کرنے والا (ج ۲،ص ۹۸) / **دان دتارہ:** (عو) سخی، فیاض، دریا دل، لکھ لٹ (ج ۲،ص ۲۲۵)

رسید کرنا: (ا۔بازاری) لگانا، مارنا، جڑنا (۲۔لوطی) پہنچانا، دخول کرنا (آصفیہ، ۲،ص ۳۵۹)

کوڑے ہیں اس چیز کے: [شہدی] مول ہے، اس چیز کا، دام ہیں اس چیز کے۔ جب شُہدے کوئی چیز ارزاں فروخت کرتے ہیں تو اس چیز کو ہاتھ میں لے کر اس کے نام کے ساتھ کوڑے ہیں لگا کر یہ آواز لگاتے ہیں۔مثلاً: کوڑے ہیں ایک لحاف کے، کوڑے ہیں اس چارپائی کے وغیرہ (آصفیہ، ج ۳،ص ۵۸۹)

vi۔خلافِ ادب وتہذیب (بددعا، پھبتی، تحقیر، تنفر، خفگی، طنز)

اڑ گیا: (عبارتِ تنفر،عو) خانہ خراب، غارت شدہ، موا (آصفیہ، ج ا،ص ۱۵۳)

اللہ مارا: (عو) خدائی خوار، بد بخت، مصیبت زدہ (۲) لفظِ تنفر بجائے نگوڑا (ایضاً، ص ۲۱۸) / **امت:** ظرافتاً: اولاد (ایضاً،ص ۲۲۴)

آنکھوں میں خاک بھی نہ دوں! / آنکھوں میں خاک کی چٹکی بھی نہ ڈالوں!: (عو) ہرگز نہ دوں۔یہ چیز تو کیا خاک بھی اس کی بہ جائے تمہاری آنکھوں میں ڈالوں! کسی چیز کے دینے پر نہایت بےزاری اور خفگی ظاہر کرنے کی جگہ یہ جملہ بولا جاتا ہے (ج ا،ص ۲۸۲)

بزرگ: (۹۔طنزاً) شریر آدمی، بدآدمی (ج ا،ص ۳۶۲) / **ٹھیکرا:** (۲) حقارتاً ظرفِ مس و ظرفِ کہنہ وغیرہ (ج ا،ص ۵۵۶)

کلیجی پھپھڑا: ایک قسم کی پھبتی ہے جو بے میل سیاہی اور سُرخی پر کہی جاتی ہے ...(ج ۳، ص ۵۵۲)

نتیجہ

مجموعی طور پر انیسویں صدی کی اردو لغت نویسی میں موقفِ الفاظ ملحوظ کیا جاتا تھا اور مندرجہ ذیل تقسیمات پر مشتمل تھا:

ا۔ زمانی: یعنی لفظ موجودہ دور میں رائج ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کے سامنے تحریر کیا جاتا تھا: پُرانا، منسوخ، متروک یا کم رائج۔

۲۔ دبستانی: لفظ کس دبستان میں تعلق رکھتا ہے یا کس دبستان میں کس طرح رائج ہے؟ اس دور کے مطابق دبستانِ دہلی اور لکھنوی مستند تھے۔

۳۔ علاقائی: لفظ کس علاقے میں بولا جاتا ہے یا کس لہجے سے تعلق رکھتا ہے؟

۴۔ اسلوبیاتی: لفظ کا تعلق، تقریری زبان (یعنی: بول چال) سے یا تحریری زبان سے؟ روزمرہ یا محاورہ سے تعلق رکھتا ہے؟

۵۔ ادبی: لفظ تشبیہ، استعارہ، مجاز یا کنایہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۶۔ ٹکسالی: لفظ اہلِ زبان کے معیار کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر معیار کے مطابق ہے تو لفظ کو ''فصیح'' یا ''ٹکسالی'' قرار دیتے ہیں اور اگر لفظ معیار کے مطابق نہیں ہے تو ''غیر فصیح'' اور ''ٹکسال سے باہر'' شمار کرتے ہیں۔ دربار سے وابستہ افراد (شاہی خاندان، اُمرا، شُرفا، شاعروں)، ادیبوں اور شاعروں، تعلیم یافتہ اور اعلیٰ رتبہ اشخاص کی زبان ''فصیح'' (ٹکسالی، مہذب، مستند) مانی جاتی تھی جب کہ معاشرے کے دیگر افراد کی زبان ''غیر فصیح'' (ٹکسال باہر، غیر مہذب، غیر مستند، جاہلانہ، سوقیانہ، بازاری، عوامی، گنواری) مانی جاتی تھی۔

۷۔ طبقاتی: لفظ معاشرے کے کس طبقے میں استعمال کیا جاتا ہے؟ اس تقسیم بندی میں مندرجے ذیل گروہ شامل ہیں: عورتوں کی زبان، مختلف پیشوں کی زبان، مہذب طبقہ کی زبان (جو ثقات، تعلیم یافتہ لوگوں یا شریفوں کی زبان بھی کہی جاتی تھی)، عوام کی زبان (جو کبھی جہلا کی زبان بھی کہی جاتی تھی) اور غیر مہذب طبقے کی زبان (جو بازاری یا گنواری زبان بھی کہی جاتی تھی)

حواشی

۱۔ ۲۰۰۴ء،ص xv

۲۔ جوز،مارٹن (Martin Joos) (۱۹۷۸۔۱۹۰۷ء) بلند پایہ استاد،جرمن کی یونی ورسٹی آف Winconsin-Madison تھے۔وہ لسانیات کی مختلف شعبوں میں ماہر تھے۔

کتاب کا پورا نام ہے: Five Clocks: A Linguistic Excursion into the Five Styles of English Usage

۳۔ ۱۹۷۱ء،ص 11a

۳۔ ۱۹۸۷ء،ص xxi

۴۔ ۱۹۸۸ء،ص ۱۵۰

۵۔ ذاکر،۱۹۸۵ء،مشمولہ لغت نویسی کے مسائل،ص ۱۳۲

۶۔ ۲۰۰۲ء،ص:۴۰۔۳۹

۷۔ فرہنگِ جامعِ زبانِ فارسی،ج۱،ص ۲۶

۸۔ ۱۹۸۰ء

۹۔ ۱۹۹۷ء

۱۰۔ ۲۰۰۱ء

۱۱۔ ۲۰۰۵ء

۱۲۔ ۲۰۰۶ء،ج ۲،ص ۴۵۴

۱۳۔ ماخوذ: فیڈوروا،لیرنرز ڈکشنریز میں اسٹائل اور یوزیج لیبل،ص ۲۶۸

۱۴۔ داعی الاسلام،سید محمد،استادِ ’’ناظم کالج‘‘ حیدرآباد (دکن) تھے اور وہ تین سال ایران میں رہے۔فرہنگِ نظام (فارسی۔فارسی پانچ جلدیں)،چاپِ ہند،طبعِ اوّل،۱۹۳۴ء۔دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۳ء تہران،نشرِ دانش سے شائع ہوا۔

۱۵۔ داعی الاسلام،مرتب:۱۹۸۳ء،ج۱،ابتدائی صفحہ

۱۶۔ ۱۹۳۵ء،ص ۱۶

۱۷۔ ۱۹۷۳ء،ج۱،ص ۴۸

۱۸۔ از: میرزا سیّد محمد مہذب لکھنوی۔پہلی جلد: ۱۹۵۸ء۔چودھویں جلد: ۱۹۸۹ء

۱۹۔ مہذب اللغات،۱۹۵۸ء،جلد اوّل،مقدمہ

۲۰۔ __________،ج۷،ص ۹۹۔۱۰۰

۲۱۔ ’’اس محاورے کو عوام بازاری کا محاورہ اس لیے کہا گیا ہے کہ ’رفو چکر ہونا‘ اور ’چکر میں آنا‘، دو الگ الگ محاورے ہیں:
جس طرف دیکھتی تھی بھر کے نظر ہوش ہو جاتے تھے رفو چکر/ قیامت تک یہی گردش رہے گی رات دن ان کو مہ و

خورشید حسنِ یار سے آئے ہیں چکر میں جاہل آدمیوں نے دوسرے محاورے میں ’رفو چکر‘ کا لفظ بھی ملا لیا اور حیران ہونے کے لیے ’رفو چکر میں آنا‘ اور ’رفو چکر ہونا‘ بولنے لگے۔‘‘ (قادری،۱۹۸۸ء،ص ۱۶۰)

۲۲۔ اس کتاب میں دو مباحث ہیں: زبان اردو،اس کی اصلیت،صرف ونحو،محاورے اور مختلف بولیاں۔دوسرا حصہ: فنِ شعر وعروض سے متعلق ہے۔انشا نے فصاحت و بلاغت کی بحث،زبان کی ٹکسال کے مسئلے،مختلف علاقوں کی بولیوں،مختلف طبقات کی زبانوں کا مطالعہ کیا ہے۔یعنی تاریخِ لغت نویسی میں یہ کتاب بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۳۔ مولوی امام بخش صہبائی نے (۱۲۲۱۔۱۲۷۴ہجری/ ۱۸۰۶۔۱۸۵۷ء) اس زمانے کے دستور کے برخلاف فارسی کے بجائے اردو میں لکھی اور اس کے آخر میں اردو محاورات کو بھی شامل کیا اور ان کی وضاحت بھی اردو میں ہی کی تھی۔اس رسالے میں ایک مقدمہ اور تین ابواب ہیں: مقدمہ: زبانِ اردو کی تحقیق میں اور جو،اس سے متعلق ہے۔پہلا باب: علمِ صرف۔دوسرا باب: علمِ نحو۔تیسرا باب لغت۔چوتھا باب: مثلوں کے بیان میں۔یہ کتاب،اردو۔اردو لغت نویسی کی ابتدائی کوششوں میں شمار کی جاتی۔

۲۴۔ مرحوم نصیرالدین ہاشمی نے (۱۸۹۵ء۔۱۹۶۴ء) اسٹیٹ سینٹرل لائبریری حیدرآباد آندھرا پردیش (کتب خانۂ آصفیہ) کے اردو مخطوطات میں شمارہ (۶۸۵) ایک لغت کا سراغ لگایا ہے: مخزنِ اسرار و فوائد جس کا سن تالیف ۱۲۸۳ہجری/۱۸۶۶ء ہے۔محمد نصیرالدین نقش نے اس لغت کو مرتب کیا ہے جس میں اردو محاوروں کے معنی لکھے گئے اور انھیں ردیف وار ترتیب دیا۔(مرتب: ہاشمی، ۱۹۶۱ء،ج:۱،ص:۳۶۳) لغت نویس نے دیباچے میں لکھا ہے:

> ’’حسب استدعا بعض احبابوں کے یہ کتاب کہ ’مخزن اسرار وفوائد‘ ہے تالیف کیے ہوئے نیاز علی بیگ نکہت ساکن شاہ جہاں آباد کی بے ترتیب،حشو و زوائد سے جمع کر کے لکھا ہے۔‘‘

۲۵۔ فیلن نے اپنے لغت A New Hindustani English Dictionary (۱۸۷۹ء) کی ترتیب واشاعت کے فوراً بعد اس کے برعکس English Hindustani Dictionary کی ترتیب کا کام شروع کر دیا تھا A New Hindustani English Dictionary کے طبع بنارس۔لندن کے آخری صفحے پر اس لغت کا اشتہار یوں ہی آیا ہے:

> Fallon's New English and Hindustani Dictionary, A companion volume to the author's Hindustani and English Dictionary, to be completed in about 9 to 12 parts, each part to consist of 48 pages super royal 8 volumes. One part will be issued every two to three months. Price to subscribers one rupee eight aanas for each part.

الغرض،اس لغت کی ترتیب کے دوران میں،فیلن ۱۲۹۸ہجری/ اپریل ۱۸۸۰ء میں لندن چلے گئے۔ابھی لغت حرف E تک پہنچے تھے کہ ۱۲۹۸ہجری بمطابق ۳/اکتوبر ۱۸۸۰ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔تاہم ان کے سابق اسٹاف ممبرز نے مذکورہ لغت کی تدوین کا کام جاری رکھا اور جی۔بی۔بیٹ کی نگرانی میں یہ لغت پایۂ تکمیل تک پہنچی اور ۱۳۰۱ہجری/۱۸۸۳ء میں دہلی،بنارس اور لندن سے شائع ہوئی۔

مآخذ

ا۔اردو

★ اردو لغت بورڈ (ترقیٔ اردو بورڈ)، (۱۹۸۸ء)، اصولِ ترتیب وتسویدِ اردو لغت مع توضیحات، مدیرِاعلیٰ: فرمان فتح پوری،کراچی۔
★ امام بخش صہبائی،مولوی،(۱۲۶۱ہجری/ ۱۸۴۵ء)،رسالہ قواعدِ صرف و نحوِ اردو،منشی نول کشور،شہر درج نہیں۔
★ امیر مینائی،منشی امیر احمد،(۱۸۹۱ء/۱۸۹۲ء)،امیر اللغات،دوجلدیں،مرتب:مقبول اکیڈمی،۱۹۸۸ء،لاہور۔
★ ________،(مسودہ:۱۸۹۵ء)،امیر اللغات،جلدِسوم،مرتب:پاریکھ،رؤف،۲۰۱۰ء،پنجاب یونی ورسٹی،لاہور۔
★ انشا،انشاءاللہ خان،(۱۸۰۲ء)،دریاے لطافت،مترجم:دتاتریہ کیفی،پنڈت برج موہن،انجمن ترقیٔ اردو پاکستان،۱۹۸۸ء،طبعِ دوم،کراچی۔
★ چرنجی لال دہلوی،منشی،(۱۸۸۶ء)،ہندوستانی مخزن المحاورات،محبِّ ہند پریس،طبعِ اول،دہلی۔
★ ذاکر،محمد،معیاری اردو لغت،مشمولہ لغت نویسی کے مسائل،مرتب:نارنگ،چندنارنگ،مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،۱۹۸۵ء،نئی دہلی۔
★ سید احمد دہلوی،مولوی،فرہنگِ آصفیہ،چارجلدیں،مرتب:مرکزی اردو بورڈ،۱۹۷۷ء،لاہور۔
★ طپش دہلوی،مرزاجان،(۱۲۶۶ہجری/ ۱۸۴۹ء)،شمس البیان فی مصطلحات الہندوستان،مرتب:بیدار،رضاعابد،(۱۹۷۷ء)،جرنل،پٹنہ،دوسرا شمارہ،خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری۔
★ عاشق لکھنوی،مرزامحمد مرتضیٰ،(۱۸۸۸ء)،بہارِ ہند،شوکت جعفری،لکھنؤ۔
★ عبدالحق،مولوی،(۱۹۷۳ء)،لغتِ کبیرِ اردو،جلداوّل،انجمن ترقیٔ اردو پاکستان،کراچی۔
★ عبدالمجید،خواجہ،(۱۹۳۵ء)،جامع اللغات،دوجلدیں،کمپنی لاہور،لاہور۔
★ قادری،حامد حسن،(۱۹۸۸ء)،داستانِ تاریخِ اردو،اردو اکیڈمی سندھ،طبعِ چہارم،کراچی۔
★ مہذّب لکھنوی،سید محمد مرزا،(۱۹۶۶ء)،مہذب اللغات،جلد چہارم (چھوٹی جلد)،محافظِ اردو بک ڈپو،لکھنؤ۔
★ ________،(۱۹۷۰ء)،مہذب اللغات،جلد ہفتم (ساتویں جلد)،محافظِ اردو بک ڈپو،لکھنؤ۔
★ نکہت دہلوی،نیازعلی بیگ،(۱۲۶۲ہجری/ ۱۸۴۵ء)،مخزنِ فوائد،مرتب:ذاکرحسین،محمد،خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری،۱۹۹۸ء،پٹنہ۔
★ ہاشمی،نصیرالدین (مرتب)،(۱۹۶۱ء)،اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد آندھراپردیش (کتب خانۂ آصفیہ) کے اردو مخطوطات،جلداوّل،خواتینِ دکن انسٹی ٹیوٹ،حیدرآباد،دکن۔

۲۔فارسی

★ اشرف صادقی،علی (زیرِنظر)،(۱۳۹۲شمسی/۲۰۱۳ء)،فرہنگِ جامعِ زبانِ فارسی،جلداوّل (حرفِ آ)، فرہنگستانِ زبانِ فارسی،تہران۔
★ انوری،حسن (بہ سرپرستی)،(۱۳۸۱شمسی/۲۰۰۲ء)،فرہنگِ بزرگِ سخن،سخن،ہشت جلد،تہران۔
★ داعی الاسلام،سیّدمحمد،(۱۳۱۳شمسی/۱۹۳۴ء)،فرہنگِ نظام،پنج جلد،چاپِ ہند،(چاپِ ایران،۱۳۶۲شمسی/ ۱۹۸۳ء)،دانش،چاپِ دوم،تہران۔

3-English

★ 21st Chambers Dictionary, (2004).
★ Cambridge International Dictionary of English, CID, (1995).
★ ENCARTA Concise English Dictionary,(2001), Bloomsbury, London.
★ Fallon, S.W, (1879), A New Hindustani-English Dictionary, Medical Hall press, Banaras+London.
★ Forbes, Duncan, (1958), Dictionary Hindustani & English Accompanied A Reversed Dictionary: English And Hindustani, Second edition, WM.H, Allen And Co, Booksellers to the Honorable East Asia Company, London.
★ Hartmann, R.R.K- James, Gregory, (1998), A Dictionary Of Lexicography, Routledge, London & New York.
★ Joos, Martin, (Reprint:1967), Five Clocks: A Linguistic Excursion into the Five Styles of English Usage, Harcourt, USA.
★ Longman Dictionary of Contemporary English, third edition, LDCE (1995).
★ Macmillan English Dictionary for Advanced Learner's,MED (2002).
★ Oxford Advanced Learner's Dictionary, (2005), Seventh edition.
★ Oxford Advanced Learner's Dictionary, (1980), Third edition, thirteenth impression.
★ Platts, John Thompson,(1884), A Dictionary of Urdu classical Hindi and English, Lahore, Sange-meel Edition(2003).
★ Random House Webster's College Dictionary,RHCD, (1997).
★ Shakespeare, John, (1817), Dictionary Urdu-English, Lahore, Sang-e-meel Editon (2002).
★ V. Fedorova, Irina, (Euralex 2004) Style and Usage Labels in Learner's Dictionaries: Ways of Optimization.
★ Webster's Seventh New Collegiate Dictionary- Based on Webster's third New International Dictionary, (1971).